کے سرفروستوں نے اپنے سے پانچ گنا بڑے دشمن کا دلیری اور بے جگری سے مقابلہ کیا اور اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے لاہور، سیالکوٹ، قصور، چونڈہ اور کشمیر کے محاذوں پر دشمن کو پسپا کر دیا وطن کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے شہیدوں کی بدولت ہی پاکستان کے عام شہری چین کی نیند سوتے ہیں۔ اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دشمن کے ٹینکوں کی پیش قدمی روکنے کے لئے چونڈہ کے محاذ پر اپنے جسموں سے بم باندھ کر ٹینکوں کے آگے لیٹ گئے اور شہادت کا عظیم رتبہ حاصل کیا اور اپنی جان خدائے تعالیٰ کے راستہ میں نچھاور کر دی کہ انکا وطن اور اس میں بسنے والی کروڑوں لوگ چین اور اطمینان سے آزادی کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں یہ ان گمنام شہدا کی بدولت ہی ممکن ہوا کہ دشمن کسی بھی مقام پر سرحد عبور نہ کر سکا اور اسے ناکام و نامراد پیچھے ہٹنا پڑا۔

صدر ذی وقار! 1971ء کی جنگ ہو یا سیاچن کا معرکہ یا کارگل کا معرکہ ہمارے دلیر بیٹوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے۔ تاکہ انکے ہم وطن محفوظ رہیں۔

؎ اے وطن تو نے پکارا تو لہو کھول اٹھا
تیرے بیٹے تیرے جانباز چلے آتے ہیں

آج بھی سیاچن اور کارگل کی برف پوش وادیوں سے لیکر وزیرستان اور کشمیر کے پہاڑوں تک وطن کے یہ بیٹے اپنی ماں دھرتی کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔

جناب والا! شہید کی موت بہت عظیم ہوتی ہے کیونکہ اُسکی شہادت کے پیچھے اسکے ہم وطنوں کی زندگی ہوتی ہے۔ سکون ہوتا ہے امن ہوتا ہے اور وہ بے خوف و خطر اپنے کارھائے زندگی انجام دیتے ہیں کیونکہ انہیں پتہ ہوتا ہے کہ انکے شیر دل اور جری بھائی اور بیٹے سرحدوں کی حفاظت کے لئے ہر دم چوکس اور تیار رہتے ہیں اور ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں اور وقت آنے پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے شہادت جیسا عظیم رُتبہ حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام شہیدوں کے رتبے بلند کرے اور انکو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

پاکستان زندہ باد   پاک فوج پائندہ باد

۸۔ پاکستان میں بہادری اور شجاعت کے لئے جو اعزازات دیئے جاتے ہیں ان کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان میں بہادری اور شجاعت کے لئے دیئے جانے والے اعزازات درج ذیل ہیں۔

۱۔ نشانِ حیدر: یہ اعلیٰ ترین اعزاز پاک فوج کے افسروں اور جوانوں کو جنگ میں بہادری کا مظاہرہ کرنے پر عطا کیا جاتا ہے۔

۲۔ ہلالِ جرأت: یہ اعزاز بھی پاک فوج کے افسروں اور جوانوں کو جنگ میں بہادری کا مظاہرہ کرنے پر عطا کیا جاتا ہے۔

۳۔ ستارہ جرأت: ستارہ جرأت بھی بہادری کا اعزاز ہے جو پاک فوج کے افسروں اور جوانوں کو میدان جنگ میں خدمات انجام دینے پر عطا کیا جاتا ہے۔

۴۔ تمغہ جرأت: یہ اعزاز بھی افسروں اور جوانوں کو میدان جنگ میں کارنامے سرانجام دینے پر عطا کیا جاتا ہے۔

۵۔ ستارۂ شجاعت: یہ اعزاز بہادری کا مظاہرہ کرنے والے سویلین لوگوں کو دیا جاتا ہے۔

سبق نمبر 8

ملی نغمہ

شاعر کا تعارف

ساقی جاوید معروف شاعر ہیں۔ آپ کراچی ریجن کے مختلف سیکنڈری اسکولوں میں تدریس کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ بعد میں صدر مدرس کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ آپ کی شہرت کی اصل وجہ قومی نغمے ہیں جن میں سے ایک نغمہ چاند میری زمیں پھول میرا وطن ہے۔ محنت اپنی آن بھی آپ کی مشہور نظم ہے۔ قومی جذبہ، حب الوطنی اور اتحاد آپ کی شاعری کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

مرکزی خیال

میرے وطن کی زمین چاند اور میرا وطن پھول ہے۔ میرے وطن کے کھیتوں کی مٹی میں قیمتی موتی پوشیدہ ہیں۔ کشتی چلانے والے

www.downloadclassnotes.com

لہروں کے کنارے رہنے والے ہیں۔ کسان اور مزدور محنت کش ہیں اور میرے ملک کے فوجی جرت وعظمت کا نشان ہیں۔

خلاصہ

ملی نغمے میں شاعر نے اپنے وطن کی زمین کو چاند سے اور وطن کو پھول سے تشبیہہ دی ہے اور وطن کی مٹی کی زرخیزی کو قیمتی موتی سے تشبیہہ دی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میرے وطن کے مزدور پہاڑ کھودنے والوں کی مانند مضبوط، فوجی شجاعت وبہادری کا نشان ہیں۔ میرے ملک کی سرحدوں پر اسلام کا پہرا ہے۔ ہر سپاہی بہادر اور جان لٹانے کے لیے بے تاب ہے۔ میرے وطن کے کسان محنت کر کے مٹی کو سونا بنا دیتے ہیں۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱۔

چاند میری زمیں، پھول میرا وطن
میرے کھیتوں کی مٹی میں، لعلِ یمن

حوالہ متن: **نظم کا نام:** ملی نغمہ
شاعر کا نام: ساقی جاوید

تشریح: شاعر اس شعر میں اپنے وطن کی زمین کو چاند سے تشبیہہ دیتا ہے اور اپنے عزیز وطن جس سے وہ بے حد محبت رکھتا ہے اسے پھول کہتا ہے اس کے بعد دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ میرے ملک کی زمین بہت زرخیز ہے اور اس کے ملک کے کھیتوں کی مٹی میں یمن کے موتی ہیں جو بہت قیمتی ہیں۔

شعر نمبر ۲۔

میرے ملاح، لہروں کے پالے ہوئے
میرے دہقاں، پسینوں کے ڈھالے ہوئے
میرے مزدور، اس دور کے کوہ کن
چاند میری زمیں، پھول میرا وطن

حوالہ متن: **نظم کا نام:** ملی نغمہ
شاعر کا نام: ساقی جاوید

تشریح: دوسرے بند میں شاعر اپنے وطن کے محنت کشوں کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے وطن کے کشتی چلانے والے لہروں کے پالے ہوئے ہیں۔ میرے کسان پسینوں کے عادی ہیں کیونکہ وہ موسم کی شدت کی پرواہ کیے بغیر کام کرتے ہیں اور انھی کی بدولت ہمارا ملک زرمبادلہ کماتا ہے اور میرے باغ کے مزدور اس دور کے پہاڑ کھودنے والے کی طرح محنتی ہیں۔ میرے وطن کی زمین چاند کی طرح اور میرا وطن پھول کی طرح سرسبز وشاداب ہے۔

شعر نمبر ۳۔

میرے فوجی جواں، جراتوں کے نشاں
میرے اہلِ قلم، عظمتوں کی زباں
میرے محنت کشوں کے، سنہری بدن
چاند میری زمیں، پھول میرا وطن

حوالہ متن: **نظم کا نام:** ملی نغمہ
شاعر کا نام: ساقی جاوید

تشریح: تیسرے بند میں شاعر کہتا ہے کہ میرے وطن کے فوجی بہت نڈر اور جفاکش ہیں۔ جرت وبہادری کی اعلیٰ مثال ہیں۔ میرے وطن کے عالم عظمتوں کی زبان ہیں۔ ان کی زبان عظمت وفلاح کا پیکر ہے اور میرے وطن کے محنت کشوں کے بدن پسینے سے شرابو ہوتے ہیں۔ سنہرے بدن سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ محنت کش محنت مزدوری کرتے ہیں۔ پسینے سے شرابور ہو کر ان کا بدن چمکنے لگتا ہے۔ میرے وطن کی زمین چاند کی طرح اور میرا وطن پھول کی طرح سرسبز وشاداب ہے۔

شعر نمبر ۴۔

میری سرحد پہ پہرا ہے، ایمان کا
میرے شہروں پہ سایہ ہے، قرآن کا
میرا اک اک سپاہی ہے، خیبر شکن
چاند میری زمیں، پھول میرا وطن

حوالہ متن: **نظم کا نام:** ملی نغمہ
شاعر کا نام: ساقی جاوید

تشریح: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ میرے ملک کی سرحدوں پر ایمان کا پہرا ہے۔ ہمارا ایمان، ہمارا مذہب اسلام ہماری سرحدوں کا محافظ ہے کیونکہ اسلام نے بتایا ہے کہ شہید زندہ ہے، اسے رزق دیا جاتا ہے لیکن ہمیں اس کا شعور نہیں۔ شہادت ایک بلند مرتبہ ہے اور شہید

www.downloadclassnotes.com

ہونے والا ابدی نعمتیں حاصل کرتا ہے۔ مسلمان کا اس پر ایمان ہے۔ ہمیں دشمن سے کیونکر خطرہ لاحق ہو سکتا ہے جب کہ ان کے نزدیک مر جانے کے بعد کچھ نہیں ہے۔ دشمن مرنے سے ڈرتا ہے جبکہ مسلمان شہید ہونے کی آرزو کرتا ہے کہ کاش میں شہید ہو جاؤں۔ میرے وطن کا ہر سپاہی خیبر فتح کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح بہادر ہے۔ میرے وطن کی زمین چاند کی طرح اور میرا وطن پھول کی طرح سرسبز و شاداب ہے۔

شعر نمبر ۵۔

میرے دہقاں یونہی، ہل چلاتے رہیں
میری مٹی کو سونا، بناتے رہیں
گیت گاتے رہیں، میرے شعلہ بدن
چاند میری زمیں، پھول میرا وطن

حوالہ متن: نظم کا نام: ملی نغمہ

شاعر کا نام: ساقی جاوید

تشریح: آخری بند میں شاعر کہتا ہے کہ میرے وطن کے کسان کھیتوں میں خوب ہل چلاتے ہیں، کھیتی باڑی کرتے ہیں، دن رات فصلوں میں کام کرتے ہیں اور مٹی کو سونا بنا دیتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ جوش میں لوگ گیت گاتے ہیں۔ میرے وطن کی زمین چاند کی طرح اور میرا وطن پھول کی طرح سرسبز و شاداب ہے۔

پڑھنے سے پہلے پوچھیے

○ **آپ یوم آزادی کیسے مناتے ہیں؟**

جواب: میں جھنڈیاں لگاتا ہوں، کیبل پر پریڈ دیکھتا ہوں، تقریری مقابلے سنتا ہوں۔ قائد کے مزار پر ہونے والی تقریب اور بارڈر پر پرچم کشائی کی تقریب دیکھتا ہوں۔ ملک کی خاطر جان قربان کرنے کے جذبے کو تر و تازہ کرتا ہوں۔

○ **وطن کے لیے گائے جانے والے گیت کو کیا کہا جاتا ہے؟**

جواب: وطن کے لیے گائے جانے والے گیت کو ملی نغمہ کہا جاتا ہے۔

اہم الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لعل یمن	یمن کے قیمتی موتی	سرحد	کسی حد کی ابتدا
ملاح	کشتی چلانے والا	خیبر شکن	درہ خیبر فتح کرنے والا
دہقان	کسان	شعلہ بدن	جوشیلے
پہرا	نگہبانی، حفاظت کرنا	اہل قلم	عالم

پڑھنے کے دوران میں

○ **نظم میں چاند اور پھول کا استعارہ کس کے لئے استعمال کیا گیا ہے؟**

جواب: نظم میں چاند اور پھول کا استعارہ پاکستان کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

○ **اہل قلم سے کون لوگ مراد ہیں۔**

جواب: اہل قلم سے مراد مصنف، شاعر، ڈرامہ نگار، مزاح نگار ہیں۔

مشق

پڑھیے اور لکھیے

ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) شاعر کی لعل یمن سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''یمن'' کے معنی ہیں برکت، فضل، کرم، رحمت، بخشش، خوش قسمتی، نعمت خداداد۔ ''لعل'' موتی کو کہتے ہیں۔ شاعر کی لعل یمن سے مراد برکت والی مٹی اور زمین کی زرخیزی ہے۔

www.downloadclassnotes.com

(ب) نظم میں مزدوروں، ملاحوں اور دہقانوں کو کس طرح مخاطب کیا گیا ہے؟

جواب: نظم میں مزدوروں کو پہاڑ کھودنے والا، ملاح کو پانی کا سفر کرنے والا، دہقانوں کو ہل چلانے، پسینے سے شرابور اور مٹی کو سونا بنانے والا کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔

(ج) نظم کے دوسرے بند میں زندگی کے کن شعبوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: نظم کے دوسرے بند میں فوجی، عالم اور مزدوروں کے شعبے کا ذکر کیا گیا ہے۔

(د) ''میری سرحد پہ پہرا ہے ایمان کا'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''میری سرحد پہ پہرا ہے ایمان کا'' سے شاعر کی مراد مسلمان کو اسلام کی طرف سے ملنے والا جوش اور جذبہ ایمانی ہے، جس سے خیبر کا دروازہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اکھاڑا تھا۔ ہمارا ایمان، ہمارا مذہب اسلام ہماری سرحدوں کا محافظ ہے کیونکہ اسلام نے بتایا ہے کہ شہید زندہ ہے، اسے رزق دیا جاتا ہے لیکن ہمیں اس کا شعور نہیں۔ شہادت ایک بلند مرتبہ ہے اور شہید ہونے والا ابدی نعمتیں حاصل کرتا، جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ مسلمان کا اس پر ایمان ہے۔ مسلمان شہید ہونے کی آرزو کرتا ہے کہ کاش میں شہید ہو جاؤں۔

(ہ) نظم میں پہلے بند کی تشریح کریں۔

جواب: شاعر اس شعر میں اپنے وطن کی زمین کو چاند سے تشبیہ دیتا ہے اور اپنے عزیز وطن جس سے وہ بے حد محبت رکھتا ہے اسے پھول کہتا ہے اس کے بعد دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ میرے ملک کی زمین بہت زرخیز ہے اور اس کے ملک کے کھیتوں کی مٹی میں یمن کے موتی ہیں جو بہت قیمتی ہیں۔

۲۔ نظم کے مطابق درج ذیل مصرعے مکمل کریں۔

- میرے فوجی جواں، جراتوں کے نشاں
- میری سرحد پہ پہرا ہے، ایمان کا
- میرے شہروں پہ سایہ ہے، قرآن کا
- میرے دہقاں یونہی، ہل چلاتے رہیں
- میری مٹی کو سونا، بناتے رہیں

سنیے اور بولیے

۳۔ درج ذیل اشعار لے اور آہنگ کے ساتھ اپنے ساتھیوں کو سنائیں اور اس میں دیے گئے پیغام پر بات کریں۔

تیرا پاکستان ہے، یہ میرا پاکستان ہے
اس پہ دل قربان، اس پہ جان بھی قربان ہے
اس کی بنیادوں میں ہے، تیرا لہو، میرا لہو
اس سے تیری آبرو ہے، اس سے میری آبرو
اس سے تیرا نام ہے، اس سے میری پہچان ہے
اس پہ دل قربان، اس پہ جان بھی قربان ہے

جواب: ان اشعار میں شاعر کہتا ہے کہ یہ ہمارا پاکستان ہے۔ اس پر دل و جان فدا ہے۔ اس کی بنیادیں ہم نے اپنے خون سے سینچی ہیں۔ اس کے لیے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ اس ملک کے قائم رہنے سے ہماری عزت محفوظ ہے۔ اس سے ہماری شناخت ہے۔ سب سے اہم ملک کی حفاظت ہے کیونکہ اگر ملک قائم رہے گا تو سب کچھ رہے گا۔ اس ملک کی تعمیر و ترقی ہماری ذمہ داری ہے۔

زبان سیکھیے

۴۔ آپ ماضی مطلق، ماضی قریب اور ماضی بعید کے تین تین جملے لکھیں۔

جواب: **ماضی مطلق:**
1- احمد نے پانی پیا۔
2- انور سکول گیا۔
3- آمنہ نے خط لکھا۔

ماضی قریب:
1- اسم نے سبق یاد کیا ہے۔
2- اشعر نے میچ کھیلا ہے۔
3- صالحہ نے کھانا کھایا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

ماضی بعید: 1- امبرین نے خط لکھا تھا۔
2- زاہد نے سیر کی تھی۔
3- عابد نے سبق یاد کیا تھا۔

سوچیے اور لکھیے

۵۔ تیسرے بند کے اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کریں۔

جواب: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ میرے ملک کی سرحدوں پر ایمان کا پہرا ہے۔ ہمارا ایمان، ہمارا مذہب اسلام ہماری سرحدوں کا محافظ ہے کیونکہ اسلام نے بتایا ہے کہ شہید زندہ ہے، اسے رزق دیا جاتا ہے لیکن ہمیں اس کا شعور نہیں۔ شہادت ایک بلند مرتبہ ہے اور شہید ہونے والا ابدی نعمتیں حاصل کرتا ہے۔ مسلمان کا اس پر ایمان ہے۔ ہمیں دشمن سے کیونکر خطرہ لاحق ہوسکتا ہے جب کہ ان کے نزدیک مر جانے کے بعد کچھ نہیں ہے۔ دشمن مرنے سے ڈرتا ہے جبکہ مسلمان شہید ہونے کی آرزو کرتا ہے کہ کاش میں شہید ہو جاؤں۔ میرے وطن کا ہر سپاہی خیبر فتح کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح بہادر ہے۔ میرے وطن کی زمین چاند کی طرح اور میرا وطن پھول کی طرح سرسبز و شاداب ہے۔

۶۔ نظم کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: ملی نغمے میں شاعر نے اپنے وطن کی زمین کو چاند سے اور وطن کو پھول سے تشبیہ دی ہے اور وطن کی مٹی کی زرخیزی کو قیمتی موتی سے تشبیہ دی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میرے وطن کے مزدور پہاڑ کھودنے والوں کی مانند مضبوط، فوجی شجاعت و بہادری کا نشان ہیں۔ میرے ملک کی سرحدوں پر اسلام کا پہرا ہے۔ ہر سپاہی بہادر اور جان لٹانے کے لیے بے تاب ہے۔ میرے وطن کے کسان محنت کر کے مٹی کو سونا بنا دیتے ہیں۔

۷۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیں۔

الفاظ	جملے
دہقاں	دہقان ملک کا سرمایہ ہیں۔
جرت	ہمارے ملک کی فوج جرت و بہادری کا نشان ہے۔
خیبر شکن	حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر شکن کہا جاتا ہے۔
کوہ کن	مزدور اس دور کے کوہ کن ہیں۔
محنت کش	محنت کش انسان کبھی بھوکا نہیں مرتا۔

عمل کیجیے

۸۔ پاکستان کے قومی ترانے کے خالق کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور ان کو ایک پیراگراف کی شکل میں اپنی کاپی میں لکھیں۔

جواب: حفیظ جالندھری پاکستان سے تعلق رکھنے والے اردو کے نامور مقبول شاعر اور افسانہ نگار تھے جنہوں نے پاکستان کا قومی ترانہ لکھا۔ ملکہ پکھراج نے ان کی نظم ''ابھی تو میں جوان ہوں'' کو گا کر شہرت دی۔ آپ ۱۴ جنوری ۱۹۰۰ء میں جالندھر، برطانوی ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ قومی ترانہ، شاہنامہ اسلام، نغمہ بار، سوز و ساز آپ کے نمایاں کام ہیں۔ آپ کو تمغہ حسن کارکردگی اور ہلال امتیاز سے نوازا گیا۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۸۲ء کو لاہور، پاکستان میں وفات پائی۔

۹۔ انٹرنیٹ کی مدد سے اپنی پسند کا ملی نغمہ تلاش کریں اور اسے یاد کر کے کلاس میں سنائیں۔

جواب: یہ وطن تمہارا ہے، تم ہو پاسباں اس کے
یہ چمن تمہارا ہے تم ہو نغمہ خواں اس کے
اس چمن کے پھولوں پر، رنگ و آب تم سے ہے
اس زمین کا ہر ذرہ آفتاب تم سے ہے
یہ فضا تمہاری ہے، بحر و بر تمہارے ہیں
کہکشاں کے یہ جادے رہگزر تمہارے ہیں
یہ وطن تمہارا ہے، تم ہو پاسباں اس کے
یہ چمن تمہارا ہے تم ہو نغمہ خواں اس کے
اس زمیں کی مٹی میں خون ہے شہیدوں کا
ارض پاک مرکز ہے، قوم کی امیدوں کا
نظم و ضبط کو اپنا، میر کارواں جانو

www.downloadclassnotes.com

وقت کے اندھیروں میں، اپنا آپ پہچانو
یہ وطن تمہارا ہے، تم ہو پاسباں اس کے
یہ چمن تمہارا ہے تم ہو نغمہ خواں اس کے
میر کارواں ہم تھے، روحِ کارواں تم ہو
ہم تو صرف عنوان تھے، اصل داستاں تم ہو
نفرتوں کے دروازے، خود پہ بند ہی رکھنا
اس وطن کے پرچم کو سربلند ہی رکھنا
یہ وطن تمہارا ہے، تم ہو پاسباں اس کے
یہ چمن تمہارا ہے تم ہو نغمہ خواں اس کے

سبق نمبر9

سلطان صلاح الدین ایوبی

مرکزی خیال

سلطان صلاح الدین ایوبی بہادر جنگجو اور سپہ سالار ہونے کے ساتھ ساتھ انصاف پسند حکمران اور منظم انسان تھے۔ انہوں نے ۵۶۷ھ میں مخالفین کو شکست دے کر ایوبی حکومت کی بنیاد رکھی۔ آپ نے رعایا کی فلاح و بہبود کے لیے بہت خرچ کیا۔ مصر اور شام میں دینی مدرسے قائم کیے، مسجدیں تعمیر کروائیں، ہسپتال قائم کیے۔ آپ کی مسلسل جدوجہد کی بدولت ۹۱ سال بعد مسلمانوں کو بیت المقدس کا قبضہ حاصل ہوا۔ مسلسل حالت جنگ میں رہنے کی وجہ سے سلطان کی صحت خراب ہو گئی اور آخر کار بخار کی وجہ سے ۴ مارچ ۱۱۹۳ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔

خلاصہ

سلطان صلاح الدین ایوبی ۱۱۳۸ء میں عراق کے ایک شہر تکریت میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دمشق سے حاصل کی۔ آپ کی مجاہدانہ زندگی کا آغاز نورالدین زنگی کے دربار سے ہوا تھا۔ آپ کے چچا نورالدین کے دربار میں سپہ سالار تھے۔ نورالدین کی وفات کے بعد اس کا بیٹا جانشین بنا مگر کم عمری کی وجہ سے وزراء اور امراء کے درمیان اقتدار کے حصول کی جنگ چھڑ گئی۔ آخر کار سلطان نے ۵۶۷ھ میں مخالفین کو شکست دے کر مصر میں ایوبی حکومت کی بنیاد رکھی۔ سلطان نے انگلستان کے بادشاہ رچرڈ، فرانس کے آگسٹن اور جرمنی کے فریڈرک کی متحدہ فوجوں کو شکست دے کر عسقلان کے ساحلی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔

سلطان نہایت خوش اخلاق انسان تھے۔ آپ کی رحم دلی بہت مشہور تھی۔ جب کوئی یتیم آپ کے دروازے پر آتا تو آپ اس کی خوب مدد کرتے۔

پیراگراف کی تشریح

اقتباس نمبر ۱۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کا چچا .... شیرازہ بکھر گیا۔

حوالہ متن: **سبق کا نام:** سلطان صلاح الدین ایوبی

تشریح: سلطان صلاح الدین ایوبی کی مجاہدانہ زندگی کا آغاز نورالدین زنگی کے دربار سے نورالدین کی وفات کے بعد ہوا۔ چونکہ سلطان کا چچا نورالدین زنگی کے دربار میں سپہ سالار تھا۔ نورالدین کے عہد میں جب سلطان کے چچا کو مصر کی مہم پر بھیجا گیا تو اس کے چچا نے بھتیجے کو ساتھ لے لیا۔ فتح مصر کے بعد نورالدین کا انتقال ہو گیا مگر بادشاہ کا بیٹا کم عمر تھا جس کی وجہ سے اس کے وزراء اور امراء میں اقتدار کی جنگ چھڑ گئی یوں نورالدین کی حکومت کا شیرازہ بکھر گیا۔

پڑھنے سے پہلے پوچھیے

○ **اللہ کی راہ میں یا وطن کی حفاظت کرتے ہوئے جان دینے والے کو کیا کہا جاتا ہے؟**

جواب: اللہ کی راہ میں یا وطن کی حفاظت کرتے ہوئے جان دینے والے کو شہید کہا جاتا ہے۔

○ **جنگ میں زندہ بچ جانے والے کو کیا کہا جاتا ہے؟**

جواب: جنگ میں زندہ بچ جانے والے کو غازی کہا جاتا ہے۔

اہم الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قلعہ	محفوظ جگہ	مملکت	حکومت

www.downloadclassnotes.com